

فاسق کی اقتدا میں نماز کا حکم



مصنف

مُفتی جَلیش محمد صدیقی برکاتی علیہ الرحمہ

نماز میں فاسق کی اقتدا کا حکم

مُصنف

حضور شیر نیپال مفتی جیش محمد صدیقی برکاتی قدس سرہ

خانقاہ برکات لہنہ شریف (نیپال)

ترتیب و تقدیم

ابو العطر محمد عبد السلام امجدی، برکاتی (تاراپٹی نیپال)

ناشر

البرکات اکیڈمی، خانقاہ برکات لہنہ شریف (نیپال)

نام کتاب : نماز میں فاسق کی اقتدا کا حکم

مصنف : حضور شیر نیپال مفتی جیش محمد صدیقی برکاتی قدس سرہ

خانقاہ برکات، لہحہ شریف (نیپال)

ترتیب وتقدیم: ابوالعطر محمد عبدالسلام امجدی، برکاتی

(تاراپٹی، دھنوشا، نیپال)

سنہ تالیف : ربیع الاول 1414ھ

سنہ طباعت : ربیع الاول 1445ھ

ناشر: البرکات اکیڈمی خانقاہ برکات لہنہ شریف، ضلع دھنوشہ، جنکپور (نیپال)

باہتمام: برکاتی مشن قطر

{ملنے کے پتے}

خانقاہ برکات لہنہ شریف (نیپال)

www.barkatussunnah.com

خوشخبری

احباب اہل سنت اور عاشقان حضور جیش ملت علیہ الرحمہ کو یہ خوشخبری سناتے ہوئے بیحد مسرت ہورہی ہے کہ حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کی تصانیف وتالیفات اور آپ کی حیات و خدمات کے مختلف گوشوں پر کتابوں اور مضامین ومقالات کی اشاعت کے لئے ایک ویب سائٹ بنائی گئی ہے، بہت ساری کتابیں اس ویب سائٹ پر اپلوڈ کردی گئیں اور متعدد مضامین و مقالات بھی ۔ جو حضرت حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کی تصنیفات و تالیفات اور آپ کے مضامین اور دیگر اہل علم کی کتابوں اور مضامین ومقالات کا مطالعہ یا ڈاؤن لوڈ کرنا چاہیں وہ درج ذیل ویب سائٹ پر ضرور تشریف لائیں ۔

www.barkatussunnah.com

نیز علمائے اہل سنت نیپال اپنی تصانیف اس ویب سائٹ پر اپ لوڈ کروانے کے لئے فقیر سے رابطہ کریں ان شاء اللہ آپ کی کتابیں اپلوڈ کردی جائیں گی ۔ واٹساپ نمبر 0097431402499

تقدیم

از: ابوالعطر محمد عبدالسلام امجدی برکاتی عفی عنہ

تاراپٹی، دھنوشا (نیپال)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ربیع الاول 1414ھ میں حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کے دارالافتا میں ایک استفتا و سوالنامہ حضرت مولانا عبدالغفار خاں نوری صدرالمدرسین مدرسہ امجدیہ مرپا کھور نے بھیجا۔ جہاں تک میں سمجھ پارہا ہوں وہ یہ کہ انہیں مرأۃ المناجیح کے مطالعہ کے دوران شبہ ہوا نماز میں فاسق کو امام بنانے کے حوالے سے، جیسا کہ سوال سے ظاہر ہے۔ عام طور پر فاسق کی امامت کے بارے میں یہی مسئلہ مشہور ہے کہ اسے امام نہیں بنایا جائے، اس کی اقتدا میں نماز نہ پڑھی جائے اور فتاویٰ کی کتابوں میں بھی اس مسئلہ کو شد و مد کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور اس کے خلاف مرأۃ المناجیح میں پڑھنے اور دیکھنے کو ملا، اس لئے انہیں مسئلہ کی صحت میں شبہ ہوا تو اس شبہ کو دور کرنے کے لئے انہوں نے حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ کی خدمت میں سوال بھیجا، جہاں سے انہیں تشفی بخش اور مدلل جواب تحریری طور پر دیا گیا۔

حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ نے مسئلہ کی دونوں جہتوں اور صورتوں کو بیان کر دیا ہے اور جواز کی جو صورت ہے اسے بھی خوب واضح فرما دیا ہے کہ کس صورت میں جائز ہے اور اس کے علاوہ جو صورتیں عمومی ہوتی ہیں ان صورتوں میں فاسق کو نہ امام بنایا جائے اور نہ اس کی اقتدا میں نماز پڑھی جائے۔ اور فاسق اگر بدعقیدہ و بدمذہب تو حد درجہ کراہت ہے اور اگر اس کی بدمذہبی حد کفر کو پہنچ گئی ہو تو نماز باطل ہوگی اور ایسے فاسق بدمذہب امام کی اقتدا ہرگز جائز نہیں کہ اس کی اقتدا میں نماز پڑھنے سے نماز بھی ضائع ہوگی اور ایمان بھی خطرے میں

آجانے کااندیشہ قوی ہے۔

حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ نے اپنے فتویٰ کو احادیث اور فقہ کی بڑی بڑی کتب معتمدہ ومعتبرہ کی عربی عبارتوں کے حوالوں سے مزین فرمایا ہے،بعض عربی عبارتوں کا ترجمہ آپ نے خود فرمایا ہے جبکہ اکثر عربی عبارتوں کا ترجمہ نہیں کیا گیا ہے بلکہ اصل حکم کی تبیین وتوضیح پر اکتفا کیا گیا ہے۔اس لئے فقیر سراپا تقصیر نے دو چند احادیث کا اضافہ بھی کر دیا ہے اور عربی عبارتوں کا ترجمہ بھی کر دیا ہے،جبکہ فتویٰ کے اخیر میں بہار شریعت اور فتاویٰ رضویہ سے موضوع کی مناسبت سے ایک دو مسئلہ اور عبارتوں کا اضافہ بھی کر دیا ہے،اور فاسق کی تعریف بھی فتاویٰ رضویہ سے نقل کر کے اضافہ کر دیا ہے جس سے استفادہ کرنے والوں کے معلومات میں اضافہ ہی ہوگا۔

امامت بہت ہی اہم ذمہ داری ہے وہ بھی نماز جیسی اہم العبادات کی امامت۔یہ منصب بہت ہی پاکیزہ منصب ہے،اس لئے اس کی ذمہ داری بھی ایسے شخص کو سونپی جانی چاہئے جو لائق امامت ہو،تقویٰ شعار ہو،علم والا ہو،سنی صحیح العقیدہ ہو،اور گناہوں سے بچتا ہو،اگر چہ برادری اس کی کچھ بھی ہو۔حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ اپنے ایک فتویٰ میں فرماتے ہیں:

''امامت کے لیے صحیح العقیدہ،صحیح القرۃ اور فسق وفجور سے پاک ہونا ضروری ہے کم از کم امام تلاوت میں حروف اتنے صحیح ادا کرے کہ نماز میں فساد نہ آنے پائے اور فاسق اور بد مذہب نہ ہو اور مسائل نماز وطہارت سے واقف ہو۔تارک نماز ہونا سود کھانا اور ناچ وسنیما کا دیکھنا بد مذہبوں سے میل میلاپ رکھنا فسق ہے۔شخص مذکور فی السوال بوجوہ کثیرہ فاسق ہے کہ ان میں سے ہر امر فسق کے لیے کافی ہے تو اس کے پیچھے نماز پڑھنا ممنوع ومکروہ اور پڑھی ہوئی کا اعادہ شرعاً مطلوب۔''(فتاویٰ برکات ج 1 ص 145)

ایک جگہ اور فرماتے ہیں:

''ہر شخص صحیح العقیدہ،صحیح الطہارۃ،صحیح القرأت،صحیح الفعل مرد غیر معذور خواہ وہ کسی

برادری سے تعلق رکھتا ہواس کے پیچھے نماز صحیح ہے عرفاً قوم و خاندان جیسے بھی ہوں اگر مسائل نماز و وضو و غسل کا علم انہیں زیادہ ہے اور فسق و فجور سے دور ہے اور صحیح خواں اور صحیح الایمان ہے تو شرعاً یہی افضل ہے اور ان کی امامت جائز ہی نہیں بلکہ دوسروں سے اعلیٰ افضل اور اگر حاضرین میں درست خواں یہی ہیں جب تو اصلاً دوسرا خواہ شیخ و سید ہوں قابل امامت نہیں۔'' (فتاویٰ برکات ج1 ص153)

اور فتاویٰ رضویہ ج ۳،ص ۱۹۷ میں ہے:

''امامت میں بعد اس کے کہ وہ شخص جامع شرائط امامت سنی، صحیح العقیدہ غیر فاسق مجاہر ہوں قرآن عظیم صحیح پڑھتے حروف مخارج سے بقدر تمایز ادا کرتے ہوں سب سے مقدم وہی ہے کہ نماز و طہارت کے مسائل کا علم زیادہ رکھتا ہو پھر اگر اس علم میں دونوں برابر ہوں تو جس کی قرأت اچھی ہو، پھر جو زیادہ پرہیز گار ہو، شبہات سے زیادہ بچتا ہو پھر جو عمر میں بڑا ہو پھر خوش خلق ہو پھر جو تہجد کا زیادہ پابند ہو یہاں تک شرف نسب کا لحاظ نہیں جب ان سب باتوں میں برابر ہو تو اب شرافت نسب سے ترجیح ہے۔

(بحوالہ فتاویٰ برکات ج1 ص154)

یہاں ایک بات اور عرض کرتا چلوں کہ بعض مقامات پر بعض ائمہ کی طرف کچھ لوگ مخل بالامامت عملوں کی نسبت کسی دشمنی کی وجہ سے کر کے ان ائمہ کی امامت پر حملہ کر بیٹھتے ہیں جبکہ جن باتوں کی نسبت ان کی طرف کی گئی ہوتی وہ غلط ہوتی ہیں اور بعض ائمہ کی طرف منسوب باتیں صحیح بھی ہوتی ہیں۔تو جو لوگ غلط طریقے سے غلط باتیں ائمہ کے بارے میں پھیلاتے ہیں وہ بھی اس حرکت و عمل غیر شرعی بچیں اور وہ ائمہ جو ان غیر شرعی عملوں میں ملوث ہیں وہ انہیں ترک کر دیں تاکہ لوگ متنفر نہ ہوں اور ان کی امامت پر شرعا کوئی حکم عائد نہ ہو۔ان دونوں صورتوں کے حوالے سے حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ اپنے فتویٰ میں تحریر فرماتے ہیں:

''گر امام فی الواقع متقی پرہیز گار ہے سنی صحیح العقیدہ، صحیح القرأۃ ہے ارتکاب کبیرہ اور

اصرار صغیرہ سے بچتا ہے خلاف مروت عملوں سے اجتناب کرتا ہے پھر بھی اس پر اتہام دھرتا ہے اس کو شرع شریف کا مخالف گردانتا ہے تو مفتری ہے۔اسے معافی مانگنا توبہ کرنا فرض ہے اور اگر وہ قابل امامت نہیں کہ فاسق معلن ہے یا بدعقیدہ، وہابی، یا دیوبندی، یا تبلیغی یا مودودی یا صلح کلی مجیبی، پھلواروی ہے اتہام نہ ہوگا ہاں اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی اگر فاسق معلن ہے اور اعادہ واجب اگر باطل عقیدہ والا ہے۔ان صورتوں میں سخت شدیدہ کبیرہ کا مرتکب اگر ان کے کفری عقائد جانتے ہوئے نماز کو جائز جانا تو کفر۔**العیاذ باللہ تعالیٰ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ اللھم انی اعوذبك من ھمزات الشیٰطین۔**"

(فتاویٰ برکات ج 1 ص 155)

کتاب کے مطالعہ سے ان لوگوں کی اصلاح بھی ہوگی اور ان کے لئے دعوت فکر بھی جن پر کسی بھی شرعی جہ اور گناہ کے ارتکاب کے سبب سے فسق کا حکم عائد ہوتا ہے اور لوگ ان کی امامت کو ناپسند کرتے ہیں تو وہ اگر اصلاح پسند ہوں گے تو اصلاح کرلیں گے اور وہ لوگ بھی فائدہ حاصل کر پائیں گے جو لاعلمی کی بنا پر اپنے یہاں کسی ایسے کو امام بنا رکھا ہے جو از روئے شرع فاسق ہے اور اس کی اقتدا میں نماز مکروہ و ناجائز ہے اور نماز کا جو ثواب ہے اسے پانے سے محروم ہیں۔

یہ رسالہ وفتویٰ اس بات کی دلیل ہے کہ حضور شیر نیپال علیہ الرحمہ سے استفادہ کرنے والوں میں اہل علم بھی ہیں اور عوام اہل سنت بھی، نیز آپ بزرگوں کے اقوال وعبارات کی صحیح توضیح وتنقیح اور محمل کی تعیین فرما کر ان کے بارے میں پیدا ہو رہے شبہات کا ازالہ بھی فرماتے۔اس کے علاوہ پوچھے گئے مسئلہ کے دیگر گوشوں پر بھی روشنی ڈالتے تاکہ مسئلہ ہر طرح سے واضح وغیر مبہم ہو جائے اور کسی قسم کی شبہ کی گنجائش نہ رہے اور نہ بہانہ وحیلہ بنانے والوں کے لئے کوئی سراغ۔اللہ تعالیٰ آپ کی علمی و دینی خدمات کو قبول فرمائے اور آپ کے صدقہ مجھ ناچیز کی مغفرت اور بے حساب جنت میں صدیقین و صالحین کے ساتھ داخلہ نصیب فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

گدائے مرشد

ابوالعطر محمد عبدالسلام امجدی برکاتی عفی عنہ

آغاز کتاب:

سوال: مرأۃ المناجیح جلد دوم، ص ۱۳۴ پر ہے کہ "فاسق کو امام نہ بناؤ لیکن بن گیا ہو تو ان کے پیچھے نماز پڑھ لو۔ کیا یہ قول صحیح ہے؟

المستفتی: عبد الغفار خاں نوری صدر المدرسین مدرسہ امجدیہ ثناء المصطفی امورخہ ۱۰/ربیع الاول ۱۴۱۴ھ

الجواب بعون الملک الوھاب: یہ بات صرف مرأت میں ہی نہیں بلکہ قدوری میں بھی ہے اور ہدایہ میں بھی، کفایہ میں اور عنایہ میں بھی۔ قدوری کی عبارت یہ ہے:

"فان تقدموا جاز" اگر فاسق آگے بڑھ جائے تو اس کے پیچھے نماز جائز ہے۔

یہی عبارت ہدایہ میں پیش کر کے دلیل دی: "لقوله عليه السلام صلوا خلف كل بر و فاجر"

ترجمہ: فاسق کے پیچھے نماز جائز ہونے کہ وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لو۔

اس کے تحت کفایہ میں ہے:

"و قال مالك رحمه الله لا تجوز الصلوٰة خلف الفاسق لانه لما ظهرت منه الخيانة فى الامور الدينية فلا يوتمن فى اهم الامور و لكنا نقول ان عبد الله بن عمر و انس ابن مالك و غيرهما من الصحابة رضى الله عنهم و كذلك التابعون كانوا يصلون خلف الحجاج صلاة الجمعة وغيرها مع انه كان افسق اهل زمانه حتى قال الحسن فى رواية مبسوط شرح الاسلام رحمه الله قال عمر ابن عبد العزيز لو جائت كل امة بخبثائها و جئنا بابى محمد لغلبناهم

يعنى الحجاج۔"

ترجمہ:امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ فاسق کی اقتدا میں نماز جائز نہیں، کیونکہ جب وہ دنیاوی معاملات میں خائن ہیں تو سب سے اہم امور و معاملات میں انہیں امانت دار نہیں سمجھا جاسکتا ہے۔ہاں حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت انس بن مالک وغیرہما صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اور یونہی تابعین کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حجاب بن یوسف (جیسے جابر و ظالم اور فاسق) کی اقتدا میں نماز جمعہ وغیرہ پڑھ لیا کرتے تھے، جبکہ حجاج بن یوسف اپنے زمانے کے سب سے بڑا فاسق تھا، اتنا بڑا فاسق تھا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس امت کے تمام برے لوگوں کو جمع کیا جائے تو حجاج بن یوسف اپنی برائی اور فسق میں ان سب پر غالب آجائے۔ (امجدی)

اور عنایہ کی عبارت یہ ہے:

"و ان تقدموا صلوا جازت الصلوٰة لقوله صلى الله عليه وسلم صلوا خلف كل بر و فاجر اھ"

ترجمہ:اور اگر فاسق آگے بڑھ کر امامت کرنے لگے تو ان کے پیچھے نماز ہوجائے گی، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لو۔

اور بدائع الصنائع ج۱ص۱۵۶ پر ہے:

"تجوز امامة العبد و الاعرابي و الاعمىٰ و ولد الزنا و الفاسق و هذا قول العامة و قال مالك لا تجوز الصلوٰة خلف الفاسق و وجهه قوله ان الامامة من باب الامانة و الفاسق خائن و لهذا لا شهادة له لكون الشهادة من باب الامانة و لنا ما روى عن النبى صلى الله عليه سلم انه قال صلوا خلف من قال لا اله الا الله و قوله صلى

الله علیه وسلم صلوا خلف كل بر و فاجر و الحديث و الله اعلم ۔و ان ورد فی الجمع و الاعیاد و لتعلقهما بالامراء و اكثرهم فساق لكنه بظاهره حجة فيما نحن فيه اذا العبرة لعموم اللفظ لا لخصوص السبب و كذا الصحابة رضی الله عنهم كابن عمر وغیره و التابعون اقتدوا بالحجاج فی صلاة الجمعة و غیرها مع انه افسق اهل زمانه حتی كان عمر بن عبد العزيز يقول لو جائت كل امة بخبيثها و جئنا بابی محمد لغلبناهم و ابو محمد كنية الحجاج۔"

ترجمہ: غلام، اعرابی، نابینا، ولد الزنا اور فاسق کی امامت جائز ہے۔ اور یہ عام فقہا کا قول ہے۔ اور امام مالک نے فرمایا کہ فاسق کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ امامت میں امانت و دیانت لازمی حصہ ہے اور فاسق خیانت دار ہوتا اور یہی وجہ ہے کہ فاسق کی گواہی قابل قبول نہیں، کیونکہ گواہی دیانت داری کا نام ہے (اور فاسق دیانت دار نہیں ہوتا)۔ اور ہمارے پاس اس پر دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس شخص کے پیچھے نماز پڑھو جو یہ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لو۔ خواہ جمعہ و عیدین ہوں کیونکہ ان دونوں کا تعلق امرا سے ہے اور اکثر امرا فاسق ہوتے ہیں، لیکن یہ بظاہر اس مسئلہ میں حجت ہے کیونکہ اعتبار لفظ کے عموم کا ہوتا ہے نہ سبب خاص کا۔ اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسے ابن عمر وغیرہ اور تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حجاج کی اقتدا میں نماز جمعہ اور دیگر نمازیں پڑھیں، جبکہ وہ اپنے زمانے کے لوگوں میں سب سے زیادہ فاسق تھا، اتنا بڑا فاسق کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہاں تک کہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر ہر قوم کی برائی کو جمع

کیا جائے تو پھر حجاج کی برائیاں لائی جائیں تو حجاج کی برائیاں ان سب پر غالب آجائیں۔

اور ردالمحتار ج ۱ ص ۴۱۴ پر ہے:

"فی البرجندی اسمٰعیل و فی المعراج قال اصحابنا لاینبغی ان یقتدی بالفاسق الا فی الجمعة لانه فی غیرها یجد اماما غیره اه۔ قال فی الفتح و علیه فیکره فی الجمعة اذا تعددت اقامتها فی المصر علی قول محمد المفتی به لانه بسبیل الی التحول"

ترجمہ: ہمارے ائمہ نے فرمایا کہ فاسق کی اقتدا سوائے جمعہ کے درست نہیں کیونکہ جمعہ کے علاوہ نمازوں کے امام (دوسری جگہوں پر) دستیاب ہوجاتے ہیں۔اور فتح القدیر میں اور فتویٰ بھی اسی پر ہے کہ جب شہر میں متعدد مقامات پر جمعہ ہوتا ہوتو فاسق کی اقتدا میں جمعہ کی نماز مکروہ ہے اور یہی امام محمد رحمہ اللہ کا مفتی بہ قول ہے، کیونکہ جمعہ میں دوسری مسجدوں کا رخ کرنے کی گنجائش ہے۔

حدیث شریف:

"فاذا احسن الناس فاحسن معهم" کے تحت اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۱۰۳ پر ہے:

درین دلیل است بر گزاردن نماز خلف ہر بر و فاجر چنانکہ مذہب اہل سنت و جماعت است۔

ترجمہ: اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لی جائے جیسا کہ اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے۔

اور ملتقی الابحر ص ۱۸ میں ہے:

"و تکرہ امامۃ العبد و الاعرابی و الاعمیٰ و الفاسق و المبتدع و ولد الزنا فان تقدموا جاز اھ۔"

ترجمہ: غلام، اعرابی، فاسق، بدعتی اور ولدالزنا کی امامت مکروہ ہے، تو اگر یہ امامت کے لئے آگے بڑھ جائیں تو جائز ہے۔ (یعنی نماز تو ہوجائے گی مگر کراہت تحریمی کے ساتھ اور کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کی گئی نماز کا حکم ہے کہ اسے دہرالی جائے۔)

اور درالمنتقی فی شرح الملتقی ج ا ص ۱۰۸ پر ہے:

"فان تقدموا جاز لقوله علیه الصلوٰۃ و السلام صلوا خلف کل بر و فاجر"

اگر وہ (فاسق) آگے بڑھ کر امامت کرنے لگیں تو نماز جائز ہے، کیونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لو۔

اور اس کی شرح مجمع الانہر میں ہے اس کی عبارت کو برقرار رکھ کر مذکور حدیث شریف دلیل میں پیش فرمائی ہے اور مزید فرمایا:

"و الفاسق اذا تعذر منعه تصلی الجمعة خلفه و فی غیرها ینتقل الی مسجد آخر و کان ابن عمر و انس رضی الله تعالیٰ عنهما یصلیان الجمعة خلف الحجاج مع انه کان افسق اهل زمانه کما فی التبیین۔"

ترجمہ: اور جب فاسق سے بچنا مشکل ہو تو اس کے پیچھے نماز جمعہ پڑھ لی جائے اور اس کے علاوہ دوسری نمازوں کے لئے دوسری مسجد کا رخ کرے۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حجاج بن یوسف کی اقتدا میں نماز جمعہ

پڑھ لیتے تھے جبکہ وہ اپنے زمانے کے بہت بڑے فاسق و گنہگار شخص تھا۔

فقہائے کرام علیہم الرحمۃ والرضوان کے ان کلمات مذکورہ سے وہی واضح اور وہی ثابت جو مرأت میں ہے، مگر اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو خود عبارتوں سے مفہوم ہوتا ہے کہ فاسق کے پیچھے نماز پڑھ لینے کی اجازت فقہاء نے اس وقت دی ہے جس وقت ظالم و جابر فاسق و فاجر حکام کا غلبۂ تام رہا ہو، فاسق خود ہی بزور و زبردستی اگر امور دینیہ کا انتظام وانصرام اپنے ہاتھوں میں رکھتا رہا ہو، خود ہی مسجد وعیدگاہ کا امام بن جاتا رہا ہو اور اس کے دفع پر قدرت نہ ہو تو اس کے ظلم وستم سے بچنے کے لئے ارشاد فرمایا: "فان تقدموا جاز" یعنی خود ہی زبردستی امام بن جائے اور فتنے میں پڑنے کا ظن غالب ہو تو جائز ہے کہ اس کے پیچھے نماز پڑھ لی جائے۔ آج بھی جمعہ کے بارے میں یہی فتویٰ ہے، ہاں اگر دوسری جگہ جمعہ قائم ہو اور وہاں کا امام غیر فاسق ہو تو وہیں منتقل ہو جائے اور فاسق کے پیچھے نہ پڑھے۔ اس سے بھی یہی مفہوم ہوتا کہ فاسق کے پیچھے نماز پڑھنے کی جن فقہاء نے اجازت دی وہ معذوری اور مجبوری کا وقت ہے کہ الگ نہ جماعت قائم کر سکتے، نہ تنہا پڑھنے کی چھوٹ ہو اور گھر میں پڑھنے پر بھی خطرہ ہو۔

عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ مِنْ بَعْدِي يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ فَهِيَ لَكُمْ وَهِيَ عَلَيْهِمْ فَصَلُّوا مَعَهُمْ مَا صَلَّوْا الْقِبْلَةَ۔ (ابوداؤد حدیث نمبر 434)

ترجمہ: حضرت قبیصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد تم پر ایسے حکمران آئیں گے جو نماز کو تاخیر سے ادا کریں گے تو یہ (نماز) تمہارے لئے (باعث اجر) ہوگی اور یہ ان کے لئے (گناہ کا) باعث ہوں گی، تو تم لوگ ان کے ساتھ نماز پڑھ لینا جب تک وہ قبلہ رخ نماز ادا کرتے ہیں۔

عن عبيد الله بن عدي بن الخيار أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ

رَضِيَ اللَّهُ عنه - وهو مَحْصُورٌ - فَقالَ: إِنَّكَ إِمَامُ عَامَّةٍ، ونَزَلَ بكَ ما تَرَى، ويُصَلِّي لَنَا إِمَامُ فِتْنَةٍ، ونَتَحَرَّجُ؟ فَقالَ: الصَّلَاةُ أَحْسَنُ ما يَعْمَلُ النَّاسُ، فَإِذَا أَحْسَنَ النَّاسُ فأَحْسِنْ معهُمْ، وإِذَا أَسَاؤُوا فَاجْتَنِبْ إِسَاءَتَهُمْ (بخاری 695)

ترجمہ: حضرت عبیداللہ بن عدی بن الخیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے جبکہ باغیوں نے آپ کو گھیر رکھا تھا۔انہوں نے کہا آپ ہی عام مسلمانوں کے امام ہیں اور آپ پر جو مصیب ہے وہ آپ دیکھ رہے ہیں،اور اس وقت ہمیں باغیوں اور فتنہ پروروں کا امام نماز پڑھا رہا ہےاور ہمیں ڈر ہے کہ (ہم اس کے پیچھے نماز پڑھ کر کہیں گناہگار نہ ہوجائیں) تو آپ نے فرمایا نماز لوگوں کے اعمال میں سب سے بہترین عمل ہے،تو جب وہ اچھا کام کریں توتم بھی ان کے ساتھ اچھا کام کرو اور جب وہ برا کام کریں توتم ان کی برائی سے دور رہو۔

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال صَلُّوا خَلْفَ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (خلاصۃ الاحکام للنووی ج2ص695)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہر اس شخص کے پیچھے نماز پڑھ لو جو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: صَلُّوا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نیک و بد مسلمان کے پیچھے نماز پڑھ لو۔

(سنن دار قطنی، کتاب العیدین حدیث نمبر :10)

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الصَّلاةُ الْمَكْتُوبَةُ وَاجِبَةٌ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ (ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرض نماز واجب ہے ہر مسلمان کے پیچھے، خواہ وہ نیک ہو یا بد، اگرچہ وہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرتا ہو۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا، وَالصَّلاةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ، وَالصَّلاةُ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جہاد تم پر واجف ہے ہر امیر کی قیادت میں، خواہ وہ نیکوکار ہو یا بدکار۔ اور نماز تم پر فرض ہے ہر اس شخص کی اقتدا میں جو مسلمان ہو اگرچہ وہ نیک ہو یا بد، اگرچہ وہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرتا ہو۔ اور ہر اس شخص کی نماز جنازہ پڑھو جو مسلمان ہو اگرچہ وہ نیک ہو یا برا، اگرچہ وہ گناہ کبیرہ کا کرتا ہو۔

عن واثلة بن الأسقع رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لَا تُكَفِّرُوا أَهْلَ قِبْلَتِكُمْ وَإِنْ عَمِلُوا بِالْكَبَائِرِ، وَصَلُّوا مَعَ كُلِّ إِمَامٍ، وَجَاهِدُوا مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ، وَصَلُّوا عَلَى كُلِّ مَيِّتٍ۔

ترجمہ: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا اہل قبلہ (جو ضروریات دین میں سے کسی کا انکار نہ کرتا ہو، اس) کی تکفیر نہ کرو اور ہر امام کے ساتھ نماز پڑھ لو اور ہر امیر کے ساتھ جہاد کرو اور ہر مسلمان میت کا جنازہ پڑھو۔

ان احادیث کریمہ کے ظاہر سے بھی فاسق کی اقتداء میں نماز پڑھنے کا جواز ثابت ہوتا ہے مگر اس کے ساتھ یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ہم ان کے ساتھ پڑھنے پر مجبور ہوں لاچار ہوں ورنہ کیا ضرورت کہ شرابی جوئے باز، بدکار، حرام کار، سودخور، سنیما باز، فساق و فجار کے پیچھے معاذ اللہ رب العلمین نماز پڑھی جائے۔ کیا ایسے ناپاک کی اقتداء کوئی پاک دل بخوشی قبول کرسکتا ہے؟ ہرگز نہیں فقہ کا قاعدہ **الضرورات تبیح المحظورات** ہے تو وقت ضرورت ہی اس پر عمل ہوگا اور اسی ضرورت کے تحت بعض فقہاء نے اجازت دی ورنہ عام فقہائے کرام علیہم الرحمۃ والرضوان نے اس کی تقدیم کو بالاتفاق مکروہ فرمایا ہے۔ اور اس کی دو وجہ بیان فرمائی فاسق کی اقامت اس کی تعظیم ہے اور فاسق کی تعظیم کیسی بلکہ اس کی اہانت واجب۔ دوسری وجہ فاسق کو دین کی پرواہ نہیں ہوتی تو وہ حالت نماز میں بھی وہ نماز کے منافی امر کا ارتکاب قصداً بھی کرسکتا ہے۔ (اس بات کی تائید درج ذیل حدیث پاک سے بھی ہوتی ہے۔ اور یہی معنی فقہائے کرام علیہم الرحمۃ والرضوان نے سمجھا اور کتب فقہ میں لکھا ہے، جیسا کہ آگے فقہا کی عبارتیں پیش کی جائیں گی۔ امجدی)

عن جابر بن عبد الله رضی الله عنهما عن النبی صلی الله علیه وسلم أنه قال: أَلا لا تَؤُمَّنَّ امْرَأَةٌ رَجُلاً، وَلا يَؤُمَّ أَعْرَابِيٌّ مُهَاجِرًا، وَلا يَؤُمَّ فَاجِرٌ مُؤْمِنًا، إلا أَنْ يَقْهَرَهُ بِسُلْطَانٍ يَخَافُ سَيْفَهُ وَسَوْطَهُ۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا خبردار کوئی عورت کسی مرد کی امامت نہ کرائے، نہ کوئی اعرابی مہاجر کی اور نہ کوئی فاسق و فاجر کسی مومن کی امامت کرائے، مگر اس وقت کہ جب کسی ظالم و جابر بادشاہ کا خوف ہو(کہ اس کی یا اس کے مقرر کردہ فاسق امام کی اقتدا میں نماز نہ پڑھی تو تلوار اور کوڑے سے مارے جانے کا خوف ہو تو ایسی صورت میں اس کی اقتدا میں نماز پڑھ لے کہ یہاں ایک عذر و مجبوری ہے۔امجدی)

ردالمحتار ج ا،ص ۴۱۴ میں ہے:

"و اما الفاسق فقد عللوا کراهة تقديمه بأنه لايهتم لامر دينه و بأن في تقديمه للامامة تعظيمه و قد وجب عليهم اهانته شرعاً ولا يخفى انه اذا كان اعلم من غيره لاتزول العلة فانه لايؤمن ان يصلى بهم بغير طهارته فهو كالمبتدع تكره امامته بكل حال بل مشى في شرح المنية على ان كراهة تقديمه كراهة تحريم لما ذكرنا قال و لذا لم تجز الصلوٰة خلفه اصلاً عند مالك و رواية عن احمد فلذا حاول الشارح في عبارة المصنف و حمل الاستثنى على غير الفاسق والله اعلم۔"

ترجمہ: فاسق کو امامت کے لئے آگے بڑھانا مکروہ تحریمی اس لئے ہے کہ کہ وہ امور دینیہ کا اہتمام و احترام نہیں کرتے، نیز اسے امامت کے لئے آگے بڑھانے میں اس کی تعظیم ہے جب کہ شرعا فاسق کی تعظیم نہیں بلکہ اس کی اہانت کا حکم ہے۔ یہ بات واضح رہے کہ جب فاسق دوسروں کی بنسبت زیادہ علم والا ہو تب بھی یہ علت برقرار رہے گی، کیونکہ ممکن ہے کہ وہ بغیر طہارت کے بھی نماز پڑھادے۔ چنانچہ فاسق کی امامت بہر صورت ایسے ہی مکروہ ہے جیسے بدعتی کی (جس کی بد مذہبی حد کفر کو نہ پہنچی

ہو) بلکہ منیہ کی شرح میں تو یہاں تک کہ فرمایا گیا ہے کہ اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے، وجہ اس کی پہلے بیان ہوچکی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس کے پیچھے نماز بالکل جائز نہیں ہے امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک اور ایک روایت کے مطابق امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک بھی یہی حکم ہے۔

اور بدائع ج۱ص ۱۵۷ پر ہے:

"ولان الامامة امانة عظيمة فلايتحملها الفساق لانه لايؤدى الامانة على وجهها۔"

ترجمہ: فاسق کی امامت اس لئے بھی جائز نہیں کہ امامت ایک عظیم امانت دارانہ ذمہ داری ہے اور فاسق اس عظیم ذمہ داری کی اہلیت پورے طور پر نہیں رکھتے۔

اور فتاویٰ مصطفویہ ج ۲، ص ۴۵ میں ہے:

''لہٰذا ہمارے نزدیک مختار یہی قول تحریم ہے۔

امام فخر الدین زیلعی تبیین الحائق میں فرماتے ہیں:

"كره امامة الفاسق لانه لايهتم لامر دينه و لان فى تقديمه للامامة تعظيمه و قد وجب عليهم اهانته شرعاً۔

فاسق کی امامت مکروہ ہے کیونکہ وہ امور دینیہ کا اہتمام و احترام نہیں کرتے، نیز اسے امامت کے لئے آگے بڑھانے میں اس کی تعظیم ہے جب کہ شرعاً فاسق کی اہانت واجب ہے۔

غنية المستملى میں علامہ ابراہیم حلبی فرماتے ہیں:

"لو قدموا فاسقا ياثمون بناءً على انه كراهة تقديمه كراهة

تحریم لعدم اعتنائه بامور دینیة و تساھله بلوازمه فلا یبعد منه الاخلال ببعض شروط الصلوٰة) و فعل ماینافیھا بل ھو الغالب بالنظر الی فسقه و لذا لم تجز الصلوٰة خلفه اصلاً عند مالك و روایة عن احمد الا انا جوزھا مع الکراھة لقوله صلی اللہ علیه و اٰله و صحبه و بارك و سلم صلوا خلف کل بر و فاجر۔"

ترجمہ: کیونکہ اگر لوگوں نے کسی فاسق کو مقدم (امام) کر دیا تو اس بنا پر گنہ گار ہوں گے کہ اس تقدیم کی کراہت مکروہ تحریمی ہے کیونکہ امورِ دینیہ میں لا پروائی برتتا ہے اور امورِ دینیہ کے تقاضوں اور لوازمات کو پُورا کرنے میں تساہل سے کام لیتا ہے، بعید نہیں کہ وہ نماز کے بعض شرائط کو خالی چھوڑنے کا ارتکاب کرتا ہو اور نماز کے منافی بعض اعمال بجالاتا ہو، بلکہ اس کے فسق کے پیش نظر ایسا کرنا غالب گمان ہے اسی لئے امام مالک کے نزدیک اس کے پیچھے نماز ہوتی ہی نہیں۔ امام احمد بن حنبل سے بھی ایک روایت یوں ہی ہے۔

اسی میں ہے:

"قال اصحابنا لاینبغی ان یقتدی به الا فی الجمعة للضرورة فیھا بخلاف سائر الصلوات للتمکن من التحول الی مسجد آخر فیما سوی الجمعة و علیه یحمل عمل الصحابة و التابعین فی الاقتداء بالحجاج و علی ھذا فینبغی ان تکرہ الجمعة ایضا اذا تعددت الجوامع کما فی زماننا۔"

ترجمہ: ہمارے اصحاب احناف نے کہا ہے کہ جمعہ کے علاوہ فاسق کی اقتداء نہ کی جائے کیونکہ جمعہ کے علاوہ باقی نمازوں میں دوسری مسجد جانا ممکن ہے۔ اوراسی پر محمول کیا جائے گا صحابہ وتابعین کے حجاج بن یوسف کی اقتدا میں نماز پڑھنے کو(کہ دوسری مسجد میں جانا ممکن نہیں تھا)اوراسی وجہ سے جمعہ بھی مکروہ ہوگی جب شہر میں چند مساجد میں جمعہ ہوتا ہو، جیسا کہ اس وقت کا حال ہے اکثر شہروں میں متعدد مقامات پر جمعہ ہوتا ہے۔

حسن عجیمی علی الدرر میں ہے:

"قوله و فاسق يكره تقديم الفاسق كراهة تحريم و عند مالك لايجوز تقديمه وهو رواية عن احمد شرح كنز۔"

ترجمہ: فاسق کو امامت کے لئے آگے بڑھانا مکروہ تحریمی ہے اور امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسے آگے بڑھانا جائز نہیں اور امام احمد کی ایک روایت میں یہی حکم ہے۔

ملا مسکین میں ہے:

"كره امامة الفاسق و قال مالك لاتجوز الصلوٰة خلفه و المبتدع"

ترجمہ: فاسق کی امامت مکروہ ہے۔ اور امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فاسق اور بدعتی کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

حاشیہ علامۃ الوجود ابو مسعود میں ہے:

"اما الفاسق فلانه لايهتم بامر دينه و ما في المعراج من قوله الا في الجمعة ان تعذر منعه۔"

ترجمہ: فاسق کی امامت اس لئے مکروہ ہے کہ وہ امور دینیہ کا اہتمام واحترام نہیں کرتا۔ اور معراج میں جو یہ کہا گیا ہے کہ جمعہ میں فاسق کی امامت جائز ہے تو اس کا

مطلب یہ ہے کہ جمعہ میں فاسق کی امامت اس وقت جائز ہے جب جمعہ میں فاسق کو امامت کرنے سے منع کرنا دشوار ہو۔

طحطاوی علی الدرر میں ہے:

"اما الفاسق العالم فلا یقدم لان فی تقدیمه تعظیمه و قد وجب علیهم اهانته شرعاً و مفاده هذا کراهة تحریم فی تقدیمه۔"

ترجمہ: فاسق عالم کی امامت مکروہ ہے کیونکہ آگے بڑھانے میں اس کی تعظیم ہے اور شرعاً اس کی تذلیل واجب ہے۔اس کا مفاد یہ ہے کہ فاسق کے امام ہونے میں کراہت تحریمی ہے۔

فتاویٰ خلاصہ میں ہے:

"و یکره الاقتداء بمن کان معروفا بأکل الربوا و الفاسق اذا کان یوم الجمعة وعجز القوم عن منعه قال بعضهم یقتدی به فی الجمعة ولا یترك الجمعه بامامته و فی غیر الجمعة هم بسبیل من ان یتحولوا الی المسجد الآخر و یأثموا بذلك و لو صلی خلف مبتدع او فاسق فهو محرز ثواب الجمعة لکن لا ینال ما ینال خلف تقی"

ترجمہ: جس کے بارے میں معلوم ہو کہ وہ سود کھاتا ہے یا وہ فاسق ہے تو جمعہ کی امامت سے اسے روکنا ممکن نہ ہو تو اسی کے پیچھے نماز جمعہ پڑھ لیں اور جمعہ ترک نہ کریں اور جمعہ کے علاوہ دوسری نمازوں کے لئے دوسری مسجد میں چلے جائیں۔اور اگر فاسق اور بدعتی (جس کی بدمذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو) کے پیچھے نماز پڑھ لی تو جمعہ کا ثواب تو مل جائے گا مگر وہ ثواب نہیں مل پائے گا جو ایک پرہیزگار امام کے پیچھے پڑھنے سے حاصل ہوتا ہے۔

بزازیہ میں فرمایا:

"ام الفاسق یوم الجمعة و لم یمکن منعه قال بعضهم یقتدی به و لایترك الجمعة بامامته۔"

ترجمہ: فاسق جمعہ کی امامت کرے اور اسے منع کرنا ممکن نہ ہو تو بعض فقہا نے فرمایا ہے اس کی اقتدا میں نماز جمعہ پڑھ لی جائے اور اس کی وجہ سے جمعہ کو ترک نہ کرے۔ (یہ اس صورت میں ہے جب دوسری جگہ جمعہ نہ ہوتا ہو، اگر دوسری جگہ جمعہ ہوتا ہو اور وہاں کا امام فاسق نہ ہو تو وہاں پڑھے۔ امجدی)

خانیہ میں فرمایا:

"الفاسق اذا کان یأم و عجز القوم عن منعه تکلم الناس فیه قال بعضهم فی صلاة الجمعة یقتدی به و لایترك الجمعة بامامته لان فی الجمعة لایوجد غیر۔"

ترجمہ: جب فاسق امامت کرے اور لوگ اسے منع کرنے پر قادر نہ ہوں تو فقہا نے اس بارے میں فرمایا ہے کہ جمعہ کی نماز اس کی اقتدا میں پڑھ لیں اور اس کی وجہ سے جمعہ نہ چھوڑیں۔

مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں ہے:

"ان تعذر منعه یصلی الجمعة خلفه و فی غیرها ینتقل الی مسجد آخر شرح عقائد"

ترجمہ: اگر فاسق کو منع کرنا دشوار ممکن نہ ہو تو اس کے پیچھے جمعہ پڑھ لیں اور جمعہ کے علاوہ نماز کے لئے دوسری مسجد چلے جائیں۔

نسفی میں ہے:

"لا کلام فی کراھۃ الصلاۃ خلف الفاسق و المبتدع الخ"

ترجمہ: فاسق اور بدعتی کی اقتدا میں نماز کے مکروہ ہونے میں کوئی کلام وشبہ نہیں۔

طوالع الانوار میں ہے:

"اما الفاسق العالم فلایکون الافضل لان فی تقدیمہ تعظیمہ و قد وجب علینا اھانتہ شرعاً و الصلوٰۃ خلفہ مکروھۃ تحریماً۔"

ترجمہ: فاسق عالم کو امامت کے لئے آگے نہ بڑھائیں کہ اسے امامت کے لئے آگے بڑھانے میں اس کی تعظیم ہے جبکہ شرعا اس کی اہانت واجب ہے، لہٰذا اس کی امامت میں نماز پڑھنی مکروہ تحریمی ہے۔

ان عبارات سے واضح کہ فاسق کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے اور پڑھنے والا گنہگار ہاں جمعہ پڑھ لے اگر منع پر قدرت نہیں اور اس کے علاوہ کوئی اور مسجد نہیں۔ بعض کراہت تنزیہ کے بھی قائل ہیں۔

اسی میں ہے بحر میں فرمایا:

"ویکرہ الاقتداء بھم کراھۃ تنزیھۃ ان وجد غیرھم و الا فلا کراھۃ۔

ملک العلماء بحر العلوم قدس سرہ رسائل الارکان میں فرماتے ہیں:

"ثم الکراھۃ اذا وجد امام تقی و تقدم علیہ الفاسق و اما اذا لم یجد فلا کراھۃ و ان صلی خلف الفاسق او المبتدع جاز و یحرز ثواب الجماعۃ لکن لا یحرز ثواب المصلی خلف التقی و یکرہ امامۃ المبتدع فیجوز خلفھم الصلوٰۃ لکن یکرہ کراھۃ شدیدۃ مختصراً

ملخصاً۔"

اور فتاویٰ رضویہ ج ۳،ص ۲۶۰ میں ہے:

فاسق معلن کو امام بنانا گناہ اور اس کے پیچھے نماز پڑھنی مکروہ تحریمی کہ پڑھنی گناہ اور پھیرنی واجب۔فتاویٰ الحجہ وغنیہ میں ہے: "لو قدموا فاسقا یأثمون۔"

اسی میں ج ۳،ص ۲۷۳ پر ہے:

"امامت فاسق کی نسبت علماء کے دونوں قول ہی کراہت تنزیہ میں ہے: "**کمافی الدرر وغیرہ** اور کراہۃ تحریمی **کما فی الغنیۃ و فتاویٰ الحجۃ و التبیین و الشرنبلالیۃ و ابی السعود و الطحطاوی علی مراقی الفلاح وغیرھا۔**"

اور ان میں توفیق یہ ہے کہ فاسق غیر معلن کے پیچھے مکروہ تنزیہ اور معلن کے پیچھے تحریمی جن صورتوں میں کراہت تحریم کا حکم ہے صلحا وفساق سب پر اعادہ واجب ہے۔ جب مبتدع یا فاسق یا معلن کے سوا کوئی امام نہ مل سکے تو منفرداً پڑھیں کہ جماعت واجب ہے۔اور اس کی تقدیم ممنوع، کراہت تحریم اور واجب و مکروہ تحریم دونوں ایک مرتبہ میں ہیں۔ "ردالمفاسد اھم من جلب المصالح" ہاں اگر جمعہ میں دوسرا امام نہ مل سکے تو جمعہ پڑھیں کہ وہ فرض ہے اور فرض اہم، اسی طرح اگر اس کے پیچھے نہ پڑھنے میں فتنہ ہو تو پڑھیں اور اعادہ کریں کہ: الفتنۃ اکبر من القتل.

اسی میں ص ۲۹۲ پر فرماتے ہیں:

"ظاہر ہے کہ امام سردار ہوتا ہے اور مقتدی اس کے پیرو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "انما جعل الامام یؤتم بہ امام" امام تو اسی لئے مقرر ہوتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ **رواہ الائمہ احمد و البخاری و مسلم وغیرھم عن ام المؤمنین الصدیقہ و عن انس بن مالک رضی اللہ عنھما**

اور حدیث میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"اذا مدح الفاسق غضب الرب و اهتز لذلك العرش" جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے رب تبارک وتعالیٰ غضب فرماتا ہے اور اس کے سبب عرش الٰہی ہل جاتا ہے۔ **رواه الامام ابوبكر بن ابی الدنيا فی ذم الغيبة عن انس خادم رسول الله صلی الله علیه وسلم و ابن عدی فی الکامل عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنهما۔"**

پھر اسی میں ہے:

سبحان اللہ! جب فاسق و بدعتی کی زبانی تعریف اور انہیں صرف محل خطاب میں بلفظ سردار ندا کرنا موجب غضب الٰہی ہوتا ہے تو اسے بحالت اختیار حقیقتاً امام و سردار بنانا اور آپ اس کے تابع و پیرو بننا معاذ اللہ کیونکر موجب غضب نہ ہوگا اور بیشک جو بات باعث غضب رحمان عزوجل ہو اس کا ادنیٰ درجہ کراہت تحریم ہے۔

پھر اسی میں فرماتے ہیں:

علامہ ابراہیم حلبی نے تصریح فرمائی کہ فاسق ومبتدع دونوں کی امامت مکروہ تحریمی ہے اور امام مالک کے مذہب اور امام احمد کی ایک روایت میں تو اس کے پیچھے نماز اصلاً ہوتی ہی نہیں جیسے کسی کافر کے پیچھے۔

شرح صغیرہ منیہ میں فرمایا:

"يكره تقديم الفاسق كراهة تحريمة و عند مالك لايجوز تقديمه و هو رواية عن احمد و كذا المبتدع۔"

علامہ طحطاوی حاشیہ درمختار میں فاسق و بدمذہب کے پیچھے نماز کے باب میں فرماتے ہیں: "الكراهة فيه تحريمة على ماسبق"

اسی میں ج ۳،ص ۳۱۲ پر ہے:

امام بخاری تاریخ میں اور ابن عساکر ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "ان سرکم ان تقبل صلاتکم فیؤمکم خیارکم" اگر تمہیں اپنی نماز کا قبول ہونا خوش آتا ہوتو چاہئے کہ تمہارے نیک تمہاری امامت کریں۔ حاکم مستدرک اور طبرانی معجم میں مرثد ابن ابی مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "ان سرکم ان تقبل صلاتکم فیؤمکم خیارکم فانہم وفد کم فیما بینکم و بین ربکم۔" اگر تمہیں پسند آتا ہو کہ تمہاری نماز قبول ہوتو چاہئے جوتم میں اچھے ہوں وہ تمہارے امام ہوں کہ وہ تمہارے سفیر ہیں تم میں اور تمہارے رب کے درمیان۔ دارقطنی وبیہقی اپنی سنن میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "اجعلوا ائمتکم خیارکم فانہم وفد کم فیما بینکم و بین ربکم۔" اپنے نیکوں کو اپنا امام کرو کہ وہ تمہارے وسائط ہیں درمیان تمہارے اور تمہارے رب عزوجل کے"۔

بالاتوضیحات وتشریحات سے آفتاب نیم روز کی طرح روشن ومنور ہوگیا کہ مرأت کی وہ اپنی بات نہیں (یعنی فاسق کو امام نہ بناؤ لیکن بن گیا ہوتو ان کے پیچھے نماز پڑھ لو) بلکہ بعض فقہاء نے وقت ضرورت اس بات کا حکم دیا ہے جو مرأت میں منقول ہے اور بعض احادیث کریمہ سے بھی ضرورتا اس پر عمل کرنے کا حکم مستفاد ہوتا ہے۔ اسی کو مرأت میں نقل کیا ہے۔ فلہذا کہا جائے گا کہ نقل صحیح ہے اور عمل مطلقاً ان ارشاد پر ہوگا جو فتاویٰ شامی اور فتاویٰ رضویہ وغیرہما سے معلوم ہوئے۔ (کہ فاسق کی اقتدا میں نماز نہ پڑھی جائے اور اس وقت ہندونیپال کے علاقوں اور شہروں کی مسجدوں میں یہ عذر بھی نہیں پائی جاتی کہ اگر امام فاسق ہوتو اسے روکنا دشوار ہو کہ یہاں امرا کے حوالے امامت کا وظیفہ نہیں ہے اور نہ

ہی جابر و ظالم بادشاہوں اور امیروں کے ظلم وزیادتی اور فتنہ کا اندیشہ ہے۔اس وقت مساجد کی ٹرسٹیز کے ذمہ یہ کام ہے کہ وہ ائمہ کا انتخاب کرکے امامت کی خدمت لیتے ہیں۔لہٰذا ٹرسٹی کے افراد وقت تقرری یہ سب دیکھ لیں کہ امام فاسق تونہیں ہے؟اس کی وضع وقطع اور عقیدہ میں فساد و بگاڑ تونہیں ہے؟اگر ہر طرح سے مطمئن ہوجائیں تو اسے رکھیں ورنہ نہیں۔اور یونہی بعد تقرری کبھی فسق ظاہر و معلوم ہوجائے تو فورا برطرف کردیں اور اچھے متدین و پارسا امام کا انتخاب کرلیں۔اور لوگوں کی نماز کو کراہت و ضائع ہونے سے بچائیں۔اگر ٹرسٹی کے اراکین ہی ایسے امام رکھیں اور منع کرنا دشوار اور سبب فتنہ ہوتو دوسری مسجد کا رخ کرلیں کہ شہر میں آج کل متعدد مساجد پائی جاتی ہیں، جہاں متقی اور صالح امام ہوں ان کی اقتدا میں نماز پڑھیں۔امجدی)

اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں:

''فاسق کے پیچھے نماز ناقص ومکروہ، اگر پڑھ لی تو پھیری جائے اگرچہ مدت گذر چکی ہو''۔

(فتاوی رضویہ، قدیم، ج:۳،ص:۱۵۱، رضا اکیڈمی، ممبئی، ۱۵؁۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء)

اسی میں ہے:''لما صرحوا به من كراهة الصلاة خلف الفاسق و ان كل صلاة اديت مع كراهة فانها تعاد وجوبا لو تحريمة. وندبا لو تنزيهة وقد اختار المحقق الحلبى كراهة التحريم فى الفاسق وهو قضية الدليل لاسيما اذا كان معلنا''۔

(فتاوی رضویہ، قدیم، ج:۳،ص:۱۵۱، رضا اکیڈمی، ممبئی، ۱۵؁۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء)

ترجمہ: جیسا کہ فقہا نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ فاسق کے پیچھے نماز مکروہ ہے اور ہر وہ نماز جو کراہت کے ساتھ ادا کی جائے اس کا لوٹانا واجب اور تنزیہی کی صورت میں لوٹانا مستحب ہے، اور محققِ حلبی نے اقتدائے فاسق کے مکروہِ تحریمی ہونے کو مختار قرار دیا ہے اور یہی دلیل کا تقاضہ ہے، خصوصاً جب کہ وہ فاسقِ معلن ہو۔

فاسق کی تعریف: پچھلے صفحات میں بغیر عذر شرعی فاسق کی اقتدا نماز کے عدم جواز کا حکم دلائل واضحہ کے ساتھ بیان کیا گیا، اختتام بحث پر فاسق کی تعریف بھی بیان کی جارہی ہے، نیز کون کون سے اعمال و افعال فسق کے زمرے میں آتے ہیں کچھ اس بارے میں بھی مختصرا عرض کیا جارہا ہے۔

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاسق کی تعریف میں فرماتے ہیں:

''فاسق وہ کہ کسی گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا اور وہی فاجر ہے، اور کبھی فاجر خاص زانی کو کہتے ہیں۔''

(فتاوی رضویہ، ج06،ص601،رضافاؤنڈیشن،لاہور)

نیچے فتاویٰ رضویہ اور بہار شریعت کی عبارت میں چند فاسق کی فہرست بھی ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ایسے فاسقوں کو نہ امامت کا عہدہ دیں اور نہ ایسوں کی اقتدا میں نماز پڑھیں۔(امجدی)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

"داڑھی منڈانا اور کتروا کر حدِ شرع سے کم کرانا، دونوں حرام وفسق ہیں اور اس کا فسق بالاعلان ہونا ظاہر کہ ایسوں کے منہ پر جلی قلم سے فاسق لکھا ہوتا ہے۔"

(فتاوی رضویہ،جلد06،صفحہ505،رضافاؤنڈیشن،لاہور)

صدرالشریعہ حضرت علامہ امجد علی اعظمی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں:

''اور فاسقِ معلن جیسے شرابی، جواری، زناکار، سودخوار اور چغل خور وغیرہم جو کبیرہ گناہ بالاعلان کرتے ہیں ان کو امام بنانا گناہ ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے''۔

(بہارشریعت، ج:۱، ح:۳،ص:۲۳۶،فرید بکڈپو، دہلی)

واضح رہے کہ فاسق جس طرح سود کھانے سے، چغل خوری سے اور دیگر گناہ کبائر کے ارتکاب یا صغائر پر اصرار سے ہوجاتا ہے اسی طرح ایک مشت داڑھی سے کم رکھنا بھی فسق وحرام ہے اور ایسے امام کی امامت درست نہیں ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں:

''حلق کردن لحیہ حرام ست وروشِ افرنج وہنود وجوالقیان، کہ ایشاں راقلندریہ نیز گویند، وگزاشتن آں بقدرِ قبضہ واجب ست، وآں کہ آں را سنت گویند بمعنی طریقہ مسلوک دردین ست یا بجہت آں کہ سنت ست چنا کہ نمازِ عیدراسنت گفتہ اند''۔

(اشعۃ اللمعات، ج:۱،ص: ۲۱۲، کتاب الطہارۃ، باب السواک)

ترجمہ: داڑھی منڈانا حرام ہے، یہ افرنگیوں، (انگریزوں) ہندوؤں اور جوالقیوں کا طریقہ ہے جو قلندریہ بھی کہلاتے ہیں۔ داڑھی بمقدار ایک مٹھی چھوڑنا واجب ہے، داڑھی کے متعلق جو کہا جاتا کہ سنت ہے تو اس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ دین میں ایک جاری طریقہ ہے یا یہ وجہ ہے کہ اس کا ثبوت سنت سے ہے جیسا کہ نماز عید کو سنت کہتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں: ''داڑھی حد مقرر شرعی سے کم نہ کرنا واجب اور حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی سنت دائمی اور اہلِ اسلام کے شعائر سے ہے اور اس کا خلاف ممنوع وحرام اور کفار کا شعار''۔

(فتاوی رضویہ، قدیم، نصفِ دوم، ج:۹، ص:۲۹، رضا اکیڈمی، ممبئی، ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۴ء)

واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

درود تاج

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ
وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ
وَالْاَلَمِ اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَرْفُوْعٌ مَشْفُوْعٌ مَنْقُوْشٌ فِى اللَّوْحِ
وَالْقَلَمِ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُعَطَّرٌ مُطَهَّرٌ فِى
الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسِ الضُّحٰى بَدْرِ الدُّجٰى صَدْرِ الْعُلٰى نُوْرِ
الْهُدٰى كَهْفِ الْوَرٰى مِصْبَاحِ الظُّلَمِ.. جَمِيْلِ الشِّيَمِ شَفِيْعِ
الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ اَللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِيْلُ خَادِمُهٗ.
وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَسِدْرَتُ الْمُنْتَهٰى مَقَامُهٗ
وَقَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ
مَوْجُوْدُهٗ.سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتِمِ النَّبِيِّيْنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ
اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ مُرَادِ
الْمُشْتَاقِيْنَ شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ مِصْبَاحِ
الْمُقَرَّبِيْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَاءِ وَالْغُرَبَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ.سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ
نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ وَسِيْلَتِنَا فِى الدَّارَيْنِ صَاحِبِ
قَابَ قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَالْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ
وَالْحُسَيْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ.. اَبِى الْقَاسِمِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ يَا اَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا.